مسبوق نے مغرب کی دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا تو

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1934

تاریخ اجراء: 10صفر المظفر1445ھ /28اگست2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں نے مغرب کی نماز امام کے ساتھ پڑھی، لیکن مجھے امام کے ساتھ ایک رکعت ملی اور پھر میں نے جب اپنی دو رکعتیں پڑھیں، تو ان دو رکعتوں کے بیچ میں قعدہ کئے بغیر دو رکعتیں ادا کیں اور سلام پھیر دیا، کیا مجھے یہ نماز دوبارہ ادا کرنی ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مختار قول کے مطابق ہوناتو یہ چاہیے تھا کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو پہلی رکعت آپ نے ادا کی، آپ اس پر قعدہ کرتے اور یہی قیاس کا تقاضا بھی ہے، اور قیاس کے مطابق قصداً اس قعدے کے ترک کرنے پر نماز واجب الاعادہ ہونی چاہیے لیکن استحسانا اس قعدے کے بغیر بھی نماز کے درست ہونے اور نماز واجب الاعادہ نہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ من وجہ (یعنی قراءت کے اعتبار سے) مسبوق کی یہ رکعت پہلی بھی ہے اور پہلی رکعت پر قعدہ نہیں ہوتا۔

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا "س کہتا ہے جس کو مغرب کی تیسری رکعت جماعت کے ساتھ ملے وہ جب اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہو تو اپنی دوسری رکعت میں قعدہ کرے کیونکہ قاعدہ مصرحہ ہے نماز مسبوق در حق قرأت حکم اول نماز دارد و در حق قعود حکم آخر نماز مسبوق کی باقی ماندہ نماز) قرأت کے لحاظ سے اول اور بیٹھنے میں آخر کا حکم رکھتی ہے۔ت) ع کہتا ہے مسبوق دوسری رکعت پر قعدہ نہ کرے کہ بعض کتب فقہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور جو دوسری رکعت پر قعدہ کرے گا تو تینوں رکعات علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گی، پس سوال یہ ہے کہ قول س کا قابل عمل ہے یا ع کا۔"

اس کے جواب میں فرمایا:

"قول س کا صحیح ہے، ائمہ فتوی سے اسی کا اختیار مفید ترجیح ہے، کتب معتمدہ میں اس کی تصریح ہے، در مختار میں ہے: "یقضی اول صلاته فی حق قراءة واٰخرها فی حق تشهد فمدرک رکعة من غیرفجر یاتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ولا یقعد قبلها" (قرأۃ کے حق میں وہ اپنی ابتدا نماز اور تشہد کے حق میں آخر نماز تصور کرکے ادا کرے فجر کے علاوہ ایک رکعت پانے والا دو رکعتوں کو فاتحہ اور سورت کے ساتھ ادا کرے اور ان کے درمیان قعدہ بھی کرے اور چار رکعتی نماز میں چوتھی رکعت کو صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے اور اس سے پہلے قعدہ نہ کرے۔) خلاصہ وہندیہ میں ہے: "لوادرک رکعة من المغرب قضی رکعتین وفصل بقعدة فتکون بثلث قعدات" اگر کسی نے مغرب کی ایک رکعت پائی تو وہ باقی ماندہ دو بجالائے اور ان کے درمیان قعدہ کے ساتھ فاصلہ کرے تو یہاں تین قعدے ہو جائیں گے)

یہاں تک کہ غنیہ شرح منیہ میں فرمایا اگر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ نہ کیا تو قیاس یہ ہے کہ نماز ناجائز ہو یعنی ترک واجب کے سبب ناقص وواجب الاعادہ البتہ استحساناً حکم جواز وعدم وجوب اعادہ دیا گیا کہ یہ رکعت من وجہ پہلی بھی ہے، ردالمحتار میں ہے: "قال فی شرح المنیة ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا ولم یلزم سجود السهو لکون الرکعة اولی من وجه" شرح المنیہ میں فرمایا ہے اگر اس نے ایک رکعت پڑھ کر قعدہ نہ کیا تو اگرچہ قیاساً نماز درست نہیں مگر استحساناً درست ہے اور اس پر سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ ایک لحاظ سے یہ پہلی رکعت ہے۔)" (فتاوی رضویہ، ج07، ص234،233، رضافاونڈیشن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net